بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

یہ دنیا عمل کا گھر ہے اس دنیا کے اعمال اگلے جہان میں جزا یا سزا کا ذریعہ بنیں گے

اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے نیک عمل کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنو

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 5 مئی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّلَہۡوٌ وَّزِیۡنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَتَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطَامًا ؕ وَفِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۙ وَّمَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضۡوَانٌ ؕ وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ

اس کا ترجمہ ہے کہ اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلاتی ہے مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسے دنیاداروں کے لئے سخت عذاب مقرر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی جگہ اس طرف توجہ دلائی ہے بلکہ تنبیہ کی ہے کہ اس دنیا کی ظاہری زندگی اور اس کی آسانیاں اس کی آسائشیں اس کا مال ومتاع یہ سب عارضی چیزیں ہیں اور ان کی حیثیت کھیل کود اور دل بہلاوے کے سامان سے زیادہ کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے غافل اور اپنی زندگی کے مقصد سے غافل انسان تو ان چیزوں اور ان باتوں کی طرف جھک سکتا ہے، جو دنیا داری کی باتیں ہیں، لیکن ایک مؤمن جس کے اعلیٰ مقاصد ہیں اور ہونے چاہئیں وہ ان باتوں سے بہت بلند ہے اور بلند ہو کر سوچتا ہے۔ اور اعلیٰ مقاصد کو اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کے پیار کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہم جو اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئے ہوئے مسیح موعود اور مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہونے اور آپ کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں ہماری سوچ یقیناً بہت بلند ہونی چاہئے۔ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں، حقیقی احمدی اسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذات کو اپنا مقصد نہ بنائیں بلکہ دنیا جو آجکل ان لذات میں گرفتار ہے اور قدم قدم پر شیطان نے اپنے ایسے اڈے بنائے ہوئے ہیں جو ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اس سے پوری کوشش کر کے ہمیں بچنا چاہئے۔ ہمارا مقصد دنیاوی دولت کا حصول اور دنیاوی لذات سے فائدہ اٹھانا کبھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان چیزوں کا انجام اچھا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دنیاوی چیزوں کی مثال دیتے ہوئے فرماتا ہے یہ پھلنے پھولنے والی فصل کی طرح ہیں مگر آخر کو سوکھ کر چورا ہو جاتی ہیں اور تیز ہوائیں اس کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اسی طرح دنیاداروں کا انجام ہوتا ہے۔ نہ ان کے ان کے مال و دولت ان کے کام آتے ہیں نہ ان کی اولادیں ان کے کام آتی ہیں۔ بعض تو اس دنیا میں ہی اپنے مال واولاد سے محروم ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کا ظاہری انجام دنیاوی لحاظ سے بہتر لگتا بھی ہے تو آخرت میں اُن کا حساب کتاب ہونا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ یہ تم یاد رکھو کہ اس زندگی کو سب کچھ نہ سمجھو۔ اصل زندگی مرنے کے بعد کی زندگی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کے حکموں پر چلنا ضروری ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو نہ صرف انجام بخیر ہوتا ہے بلکہ یہ دنیا بھی اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے دُنیا ان کی خادم اور غلام بن جاتی ہے اور پھر فرماتے ہیں جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں آخر کار ذلیل ہوتے ہیں۔ یہ بات جو آپ نے فرمائی یہ صرف اُس زمانے کی یا پرانی بات نہیں ہے بلکہ آجکل بھی یہ ہوتا ہے۔ 2008ء میں جو معاشی انحطاط ہوا اس کے اثرات ابھی تک چل رہے ہیں۔ بڑے بڑے کاروبار دیوالیہ ہو گئے حتی کہ حکومتیں بھی متاثر ہوئیں۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک سمجھتے تھے کہ ہماری یہ دولت کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتی لیکن ہو گئی۔ ہوا کیا ان کے ساتھ۔ وہاں بھی حکومتوں کو اپنے اخراجات کم کرنے پڑے اپنے ملازموں کو نکالنا پڑا مسلمان ملکوں کی بدقسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جس دولت سے نوازا اسے وہاں کے بادشاہوں اور حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں نے بجائے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بناتے اپنی عیاشیوں میں لٹایا اور لٹا رہے ہیں۔ جس تیل کی دولت اور دوسری دولت سے انسان کو بچانے اور غریب مسلمان ملکوں اور دوسرے ملکوں کو بھی پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کرتے اپنے ملکوں کے بھوکوں اور ننگوں کی بھوک اور ننگ ختم کرتے انہوں نے اس طرف توجہ نہیں دی اور اپنی تجوریوں کو بھرنے میں مصروف ہو گئے اور ابھی تک یہی حال ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ دنیا کے سامنے بھی ذلیل ہو رہے ہیں لیکن سمجھتے نہیں اور اس آخرت پر بھی نظر نہیں کر رہے جس کے عذاب سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے جو سخت اور ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ تو بہرحال اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دنیا کی دولت چاہے وہ افراد سے تعلق رکھنے والی ہے یا بڑے بڑے بزنس مین یا بزنس کی کمپنیوں سے تعلق رکھنے والی ہے یا حکومتوں کا تعلق ہے اس سے، اس کا غلط استعمال اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں لاتا ہے۔ چاہے تو وہ اس دنیا میں اور اگلے جہان میں دونوں جگہ عذاب دے، چاہے اگلے جہان میں عذاب دے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے جو ہر عقلمند انسان کو ایک حقیقی مسلمان کو خاص طور پر اس کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور صرف ظاہری طور پر ہی نہیں بلکہ عبادتوں اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے کے لئے ایک درد اور کوشش ہونی چاہئے۔ کہنے والے تو کہہ دیں گے کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں عبادتیں کرتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں اس کے حصول کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں کیا برائی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ظاہری نماز روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا اور ایسے لوگوں کی نمازوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ کہ ایسے نمازیوں پر ہلاکت ہو اور حقیقت میں تو اللہ تعالیٰ ایسی عبادتیں اور ایسے کام ہم سے چاہتا ہے جو ہماری روحانی حالت میں بہتری پیدا کرنے والی ہو۔ دنیا کی مال و دولت اور دنیا کمانے سے منع نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں یقیناً مؤمنوں کے لئے جائز ہیں بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کی جائیں اور وہ دین کے راستے میں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے راستے میں روک نہ بنیں۔ عبادتوں میں روک نہ بنیں۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کے بارے میں جس بات کو لیکر سب سے زیادہ فکرمند ہوں وہ یہ ہے کہ میری امت خواہشات کی پیروی کرنے لگ جائے گی اور دنیاوی توقعات کے لمبے چوڑے منصوبے بنانے میں لگ جائے گی اور ان خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں وہ حق سے دور چلی جائے گی۔ دنیا کمانے کے منصوبے آخرت سے غافل کردیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ دنیا رخت سفر باندھ چکی ہے اور آخرت بھی آنے کے لئے تیاری پکڑ چکی ہے دونوں طرف سے سفر شروع ہے۔ پس اگر تم میں استطاعت ہو کہ دنیا کے بندے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو۔ تم اس وقت عمل کے گھر میں ہو اور ابھی حساب کا وقت نہیں آیا مگر کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے اور وہاں کوئی عمل نہیں ہو گا۔ جو عمل ہونے ہیں جن کا نتیجہ ملنا ہے وہ اسی دنیا میں ملنا ہے اس لئے اپنے اعمال ٹھیک کرو۔

پس یہ دنیا عمل کا گھر ہے اس دنیا کے اعمال اگلے جہان میں جزا یا سزا کا ذریعہ بنیں گے۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اللہ تعالیٰ کی اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ دنیا محض لہو ولعب ہے اور زینت کے اظہار اور ایک دوسرے پر اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے فخر کرنا ہے اور اس کی حیثیت کسی سوکھے ہوئے گھاس پھوس سے زیادہ نہیں جو خشک ہوتا ہے اور چورا چورا ہو جاتا ہے اور ہوائیں اس کو اڑا لے جاتی ہیں۔ اصل چیز اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل

کرنا ہے اور یہی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ نیک عمل کروتا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنو۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم ہر وقت اللہ کی رضا اور نیک اعمال کی تلاش میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتائیے جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ مجھے چاہنے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ لوگوں کے مالوں کو حریص نظر سے نہ دیکھو لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔ دنیا سے بے رغبتی یہ نہیں ہے کہ معاشرے سے انسان کٹ جائے دنیا سے بالکل کٹ جائے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ ہے۔ آپ نے شادی بھی کی آپ نے بیویوں کے حق بھی ادا فرمائے، آپ نے اولاد کے حق بھی ادا فرمائے۔ آپ کے پاس مال و دولت بھی آیا لیکن آپ نے ان ساری چیزوں کے ہونے کے باوجود اللہ اور بندوں کے حق ادا کئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا میری سنت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ سادھو نہیں بن جانا دنیا میں بھی رہنا ہے ان چیزوں کو سامنے بھی رکھنا ہے کیونکہ میں یہ کرتا رہا ہوں۔

پس ہمیں سمجھنا چاہئے کہ دنیا ہماری عبادتوں میں آڑے نہ آئے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے سے نہ روکے۔ مال و دولت کی کمائی میں مصروفیت ہمیں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے سے غافل کرنے والی نہ ہو اور اسی طرح دوسرے کی دولت اور جائیداد پر حرص کی نظر نہیں ہونی چاہئے کیونکہ حرص کی نظر ہی ہے جو پھر دوسروں کو نقصان پہنچانے کا بھی سوچ پیدا کرتی ہے اور دنیا میں جو فساد ہے وہ بھی اسی حرص کی وجہ سے ہے۔

دنیا کی بے رغبتی کی وضاحت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے کہ فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زہد یہ نہیں کہ آدمی اپنے او پر کسی حلال کو حرام کر لے اور اپنے مال کو برباد کر دے بلکہ زہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے، مؤمنین سے، اپنی امت کے افراد سے، یہ زہد اور دُنیا سے بے رغبتی کے یہ معیار چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے یہ ادراک عطا فرمایا ہے کہ دنیا کے نقصان ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف پہلے سے بڑھ کر رجوع کرنا چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان میں بھی اور بعض اور جگہوں پر بھی احمدیوں کے لاکھوں اور کروڑوں کے کاروبار مخالفین نے تباہ کئے اور جلائے لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والے ان احمدیوں نے نہ حکومت سے مانگا نہ کسی اور سے مانگا بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے وہ ہزاروں اور لاکھوں کا کاروبار جو ان کا تباہ ہوا تھا وہ کروڑوں میں بدل گیا۔

پس یہ مثالیں جہاں احمدیوں کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے ہیں وہاں ترقی یافتہ ممالک میں آئے ہوئے احمدیوں کے لئے یہ احساس پیدا کرنے والی بھی ہونی چاہئیں کہ ہمیں مال اور دولت پر دنیاداروں کی طرح گرنا نہیں چاہئے۔ ہمیں حریص نظر سے دوسروں کے مال کو دیکھنا نہیں چاہئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اگر کسی چیز کو رشک کی نگاہ سے دیکھنا ہے تو دینی لحاظ سے اپنے سے بہتر کو ہمیں دیکھنا چاہئے اور دیکھ کر پھر اس جیسا بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے۔ فرمایا: دنیاوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو یعنی۔ دنیا کماؤ دنیا سے فائدہ اٹھاؤ لیکن ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کا تقویٰ تمہارے سامنے ہو۔ دین کی تعلیم تمہارے سامنے ہو۔ فرمایا کہ پس ہم دنیاوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ یعنی خدا یاد ہی نہ رہے عبادتوں کے وقت بھی دنیاوی چیزوں میں ملوث ہو۔ نمازوں کے وقت میں انٹرنیٹ پر مصروف ہو فلمیں دیکھنے میں مصروف ہو یا کوئی اور پروگرام دنیاوی دیکھ رہے ہو یہ نہیں۔ فرمایا کہ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ پھر دعویٰ ہے حقیقت کی بیعت نہیں ہے ایمان نہیں ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے۔ مؤمن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کے موجب ہوتے ہیں

پھر عذاب اور جہنم کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ فرمایا انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہم السلام کی یہی وصیت تھی کہ لا تموتن الا وانتم مسلمون کہ ہرگز نہیں مرو مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔ اب انسان کو تو نہیں پتا نہ انسان کے اپنے اختیار میں ہے مرنا اور جینا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکام پر نظر ہو اور آخرت کی فکر ہو۔ فرمایا لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ دنیا کی لذات کیا ہیں دنیا کی طلب اور پیاس کو بڑھانے والی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔

پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے۔ جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کی جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔

پس ہمیں ان ملکوں کی آسائشیں اور آرام خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل کرنیوالے نہ ہوں۔ اس کے حق ادا کرنے سے محروم کرنے والے نہ ہوں۔ ہمارے اچھے حالات ہمارے بہتر مالی حالات جو ہیں ہمیں اپنے کمزور مالی حالات رکھنے والے بھائیوں کے حق ادا کرنے سے محروم کرنے والے کبھی نہ ہوں۔ اسی طرح اشاعت اسلام اور تبلیغ اسلام میں بھی ہم اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں نہ کہ اس مقصد کو بھول جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کئے جائیں اور بندوں کے بھی حق ادا کئے جائیں اور تبلیغ کا جو حق اس کو پورا کیا جائے۔ اسی سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مقصد ہم پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں رہیں اور اس دنیا کی دھوکے والی زندگی کبھی ہم پر حاوی نہ ہو۔ ہم اس دنیا کی جہنم سے بھی بچنے والے ہوں اور آخرت کی جہنم سے بھی بچنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا ہمارے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنا دے اور آخرت میں بھی ہم جنت حاصل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا ایک جنازہ ہے مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان کا جن کو 3 رمئی کو شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوسرا جنازہ پروفیسر طاہرہ پروین ملک کا ہے جو ملک محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی میں پروفیسر تھیں۔ 17 راپریل کو یونیورسٹی کے ایک ملازم نے چاقو سے وار کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور انور نے ہر دو مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا۔......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 5 May 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB